التفسیر اہل علم کی نظر میں

پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی

وائس چانسلر، یونیورسٹی آف کراچی

Dear Colleague,

I am pleased to have a copy of the valuable publication/ Journal recently published under your able guidance. I realize the amount of time and labour a publication requires before coming out of press.

I apprecaite your dedication and devotion in this regard and congratulate you and your editorial team on this occasion.

I am confident that the publicaion will regularly appear.

Yours Sincerely

Prof. Dr. Pirzada Qasim Raza Siddiqui

ڈاکٹر محمد عبداللہ

شعبہ علوم اسلامیہ،

قائد اعظم کیمپس، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور تعلیم و تحقیق کی سرگرمیوں میں کوشاں ہوں گے۔

سب سے پہلے تو راقم کی طرف سے پاکستان میں تفسیر کے موضوع پر منفرد مجلّہ کے اجراء پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے تا دیر قائم فرمائے۔

اگرچہ آج سے دس بارہ سال قبل اسلام آباد سے قرآنی علوم پر مجلّہ ''المیزان'' شائع ہوتا رہا جس میں اچھے مضامین شائع ہوئے تھے مگر اب کچھ عرصے سے مفقود الخبر ہو گیا ہے۔ اگرچہ تفسیر اور علوم القرآن سے متعلق دیگر دینی رسائل میں مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اختصاص کے ساتھ بہت کم ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ مجلّہ کا یہ اختصاص برقرار رکھیں۔

پاکستان میں معیاری مجلّہ کا نکالنا اور پھر ان کا معیار برقرار رکھنا، اس سے بھی بڑھ کر باقاعدگی سے شائع کرنا بہت مشکل کام ہے۔ تاہم عزم و ہمت اور ٹیم ورک کے ساتھ ممکن ہے۔

ایسے رسائل کا سب سے بڑا مسئلہ وسائل کا ہے۔ پاکستان میں جہاں شرح خواندگی کم ہے۔ اور خرید کر رسالہ پڑھنے والوں کی تعداد اور بھی کم ہے۔ بالخصوص دینی رسائل کا معاملہ تو اس سے بھی فروں تر ہے۔ اس کے لیے دو اقدامات ناگزیر ہیں:

اول یہ کہ حلقہ احباب / علمی دینی ادارے / کتب خانوں سے درخواست کی جائے کہ وہ سالانہ زر تعاون جمع کروا کر خریدیں۔ (بے شک نمونے کا پرچہ مفت بھجوا دیں)۔

دوسرے ملک کے بعض اہل خیر ہیں جو تعاون کے لیے آمادہ ہیں ان سے مختصر اور طویل المیعاد تعاون کی درخواست کی جائے۔ علاوہ ازیں بعض صنعتی و تجارتی ادارے تشہیر کی غرض سے اشتہار دیں۔ امید ہے کہ مجلّہ مالی طور پر مستحکم ہوگا۔

ادارت سے متعلق چند دیگر تجاویز پیش خدمت ہیں:

۱۔ کاغذ اخباری ہے اس کو قدرے بہتر بنا لیں۔

۲۔ بہتر ہوگا کہ مقالہ نگاروں کا تعارف پہلے کرائیں۔

۳۔ قرآنی آیات پر اعراب لگوائیے۔ بہتر ہوگا کہ قرآنی ٹیکسٹ پر CD's دستیاب ہیں ان میں سے آیات کو سلیکٹ کرکے لگائیں۔

۴۔ مقالہ اور حوالہ جات کا فونٹ برابر رکھیے۔

۵۔ پرنٹ لیتے وقت ہر سطر کو غور سے دیکھئے۔ الفاظ کو کٹاؤ یا الگ ہونے سے بچائیے۔ اگر ذیلی عنوان نیچے آرہا ہو تو اگلے صفحے پر لے جائیں۔ سطر کے نیچے الفاظ کے کٹاؤ کا خیال رکھیے۔

آپ کا مجلہ جنوری تا مارچ ۲۰۰۶ء ملاحظہ ہوا۔ ماشاء اللہ تمام مضامین ہی عمدہ ہیں۔ خصوصاً حالیہ زلزلے کے حوالے سے آپ کا تجزیہ قرآن اور تاریخ کی روشنی میں عمدہ کاوش ہے۔ علاوہ ازیں جعفر پھلواروی، غلام رسول سعیدی کے مقالات بھی عمدہ ہیں۔ صحت عامہ کے حوالے سے ڈاکٹر تاج کی بھی اچھی تحریر ہے۔ کوشش یہی کریں کہ مجلّہ کا غالب حصہ تفسیر سے متعلق ہی رہے۔

کوشش کریں کہ ملک بھر سے تفسیر سے متعلقہ افراد پر مشتمل ایک فہرست تیار کرلیں اور ان سے مقالات تحریر کرائیں۔ فکری و تحقیقی نشست کا اہتمام بھی خوب ہے اس کو مزید بڑھائیں۔ راقم شعبہ سے شائع ہونے والے مجلّے میں بطور مدیر معاون کام کررہا ہے۔ مجلّہ العلم آپ کو ارسال کررہا ہوں۔ انشاء اللہ تبادلہ خیال جاری رہے گا۔

والسلام

ڈاکٹر محمد عبداللہ

جاوید اقبال

محترم ڈاکٹر اوج صاحب

السلام علیکم!

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ شاید آپ کو یاد ہوگا میں نے کراچی سے آپ سے فون پر بات کی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ ایک سال کیلئے زرسالانہ بھیج دوں گا آپ سہ ماہی مجلہ "التفسیر" شمارہ اول سے بھجوادیجئے۔ شمارہ دوم فضلی سنز سے مل گیا تھا۔

مضامین کے اعتبار سے مجلّہ میں بہت زیادہ معلومات ملتی ہیں اور یہ سنجیدہ مطالعہ کرنیوالوں

کیلئے خصوصاً قرآن مجید اور علم حدیث کے بارے میں جاننے کیلئے نہایت مفید ہے۔ شمارہ ۲ کے تمام مضامین اہمیت کے حامل ہیں۔ مگر جناب جناب محمد عارف خان صاحب ساقی کا مضمون "شلوار اور پتلون کے پائینچوں کا شرعی حکم۔ ایک تحقیق" پڑھ کر بڑا تعجب ہوا۔ آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو دوبارہ ملاحظہ فرمایئے۔ میرے خیال میں اس مضمون کا کوئی ابتدائی پیراگراف سرے سے ہی غائب ہے۔ پھر اگر اس مضمون کو بلا عنوان پڑھیں تو آخر وقت تک پتہ نہیں چلتا کہ موصوف قاری کو کیا بتانا چاہتے ہیں۔ مضمون محض الفاظ کا گورکھ دھندہ اور ادب عرب کے دلائل اور احادیث کے بیان سے صاحب مضمون کی علمیت، قابلیت اور وسعت مطالعہ کا اندازہ تو ہوتا ہے اور قاری تبحر علمی سے خاصا مرعوب ہوجاتا ہے۔ شاید یہی مضمون کا مرکزی خیال ہے۔ ورنہ وہ آسانی سے نہیں سمجھ پاتا کہ موضوع کیا ہے۔

میرے خیال میں کسی بھی محقق کو کوئی بات سمجھانے کیلئے صاف بیانی، فکری تسلسل اور دلائل کو مقصد مضمون کے گرد رکھنا چاہئے نہ کہ مدعا مخفی ہی رہ جائے اور دلائل کی بھرمار سے پڑھنے والے کو پریشان کردیا جائے۔ مجھے اس مضمون میں کچھ سقم نظر آیا جو میں نے عرض کردیا باقی مجھے اتنا وسیع تجربہ نہیں کہ تحقیقی مضامین کی گہرائی تک پہنچ سکوں۔ ویسے الحمد للہ میں نے مضمون شروع سے آخر تک پڑھا اور نفس مضمون کو پالیا۔ مگر کیا واقعی بے چارہ ہر قاری آپ کو ایسا ہی ملے گا۔ جیسا کہ یہ کمترین ہے؟ مجلّہ میں مضمون کا شائع ہونا یقیناً اس بات کا ثبوت ہے کہ صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے! اتنا سہل ضرور رکھیے کہ قاری نکتہ دان نہ ہوتے ہوئے بھی صاحب مضمون کی بات کو سمجھ لے اور سمجھ کر داد دے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قاری بعد میں آپ کو فون کریں کہ صاحب آپ نے کس صحرائی آبلہ پائی میں ڈال دیا ہے یہ تو ہمارا دشت تمنا بھی نہیں تھا۔ امید ہے آپ مجھ جیسے عام قاری کا بھی خیال فرمائیں گے۔ شکریہ۔

مبلغ =/100 (سو روپیہ) کا چیک بھجوا رہا ہوں اور مجھے بھی اپنی اس محفل فکر و تحریر میں شامل کرلیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

جاوید اقبال

عظیم بک ڈپو بھریا روڈ،

ضلع نوشہرو فیروز